

حضور بحیثیت پیغمبر امن -

نبی کریم کی زندگی عالم انسان کے لیے نمونہ ہونے کے ساتھ ساتھ تمام مخلوقات کے لیے نمونہ ہے۔ آپ کی زندگی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

”وما ارسلنا الا رحمة للعالمین“
ترجمہ:-

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

آپ نے ہمیشہ امن اور آشتی کا ہی درس دیا۔

نبوت سے پہلے امن کے داعی -

آپ کی نبوت سے پہلی زندگی بھی انسانیت کے لیے نمونہ ہے اور نبوت سے پہلے بھی آپ نے امن و امان کا نام اپنے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ جہاں عرب میں جنگی لڑائیاں عروج پر تھیں آپ نے ہمیشہ امن و سلامتی کا ساتھ دیا۔

حجر اسود کی تنہیب :-

مکہ کے لوگوں نے مکہ کو فطکہ کیا کہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا جائے کیونکہ اس کی دیواریں بوسیدہ ہو گئی تھیں۔ تعمیر کے بعد اگلے مرحلہ حجر اسود کی تنہیب کا آیا تو تمام فریقین کا دل نہ اٹھتا کہ ان کو ملے اور احباب ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا

مچکرنا شروع ہو گئے۔ رسول کریم و ہاں پہنچے ایک چادر
بچھائی اور حجر اسود کو اوپر رکھا اور تمام قبائل کو کہا کہ چادر
کو اٹھاؤ اور مطلوبہ جگہ پر پہنچاؤ۔ آپ کے اس عمل کی
وجہ سے مکہ میں ایک بڑی لڑائی اور فساد مچ گیا،
سے بچ گئی۔

حلف الفضول :-

مکہ ایک عالمی منڈی تھی لوگ دور دراز
سے وہاں تجارت کی غرض سے آتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک
بیرونی مسافر عجی کو پیسوں کے معاملے میں معاویہ بن وائل
کی طرف سے شک کیا گیا۔ اس آدمی نے پہاڑ پر کھڑے
ہو کر اپنی امداد کی اپیل کی۔ لوگوں نے عبداللہ بن جدعان
کے گھر بیٹھ کر لگائی اور بنی کریم نے اپنے بچا کے
ساتھ مل کر ایک معاہدہ لکھوانے میں کامیاب ہو گئے
کہ کبھی بھی کسی بھی کو منڈی میں کسی خرابی کا سامنا
نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ بات اس بات کی دلالت
کرتی ہے کہ حضور اعلان نبوت سے پہلے بھی ایک
بہترین انسان اور امن و سلامتی کے داعی تھے
جن کا ثبوت اور پروا لاواقتہ ہے۔

”ان ارسلنا شہدنا و بنو نذیر“

ترجمہ :- بے شک اللہ نے آپ کو گواہ، خوشخبریاں
دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

مکہ میں نبوت کے بعد امن کی خوشنشینیں

بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق اسلام
 امن ہے، خدا امن ہے اور جنت امن کا گھر ہے۔
 رسول کریم کا ہمیشہ سے ہی یہی دعویٰ تھا۔ آپ آگے
 اعلان نبوت کے بعد آپ کے مانتے والوں کی ایک
 ٹہنی حضرت نوحہ تھی جبکہ آپ کے مانتے والوں کو ستائے
 جانے کی ایک ٹہنی لست موجود تھی۔ امن میں
 سمیرہ، بلال حبشی، خباب رضی اللہ عنہ، ابوذر
 غفاری رضی اللہ عنہ وغیرہ سر فہرست ہیں۔
 ان احباب کو ستانے اور ظلم و زیادتی کے
 باوجود آپ نے امن و سلامتی کی بات اور تبلیغ کی۔
 شعب ابی طالب میں آپ کو تین سال قید میں
 رکھا گیا آپ کی فضیلتی بات آپ کے ساتھ اس مشکل وقت
 میں موجود تھی۔ آپ نے ہجرت کی تقاضا کے ساتھ
 اس پورے وقت کو بسر کیا اور امن کا پرچم بلند کیا۔
 آپ رب العزت کی ایک آیت کا مصداق تھے

"والصلح خیر"

ترجمہ:- صلح سب سے بہتر ہے۔
 مکہ کے امن کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ نے صحابہ کرام
 کو ہجرت حبشہ کا حکم دیا۔ اس کی وجہ سے لوگ
 امن کے ساتھ ہجرت کر کے دوسرے پیرا اعظم حل
 گئے۔ آپ کا یہ اقدام بھی امن کی طرف تھا تا کہ معاشرہ
 امن کے راستے پر استوار رہے۔

قریش مکہ کا آپ کو ستانا، طائف کے سفر میں آپ کے
ساتھ بدتمیزی کا کیا جانا یہ سب وہ تمام اعمال تھے جو کہ کسی
بھی فرد کو جنگ کی طرف راغب کرنے کے لئے رسول اکرم
نے قرآن پاک کی اس آیت کی ترجمانی کرتے ہوئے
امن کی بات کی کہ :-

واللہ علی خلق العظیم

مدینہ میں امن کی پوششیں :-

مکہ میں خالص قریشی لوگ آپ کی جان کے
دشمن تھے مکہ آپ نے ہر حال میں امن کی ہی بات کی
نبوت کے بارہویں سال آپ مکہ سے ہجرت کرنے
پر مجبور ہو گئے۔ آپ جب مدینہ پہنچے پہلے سے موجود
لوگوں کو اوس اور خزرج کو مل کر رہنے اور رہا بھی
نہاؤں سے نہ کر گزرتے یہ رہا مند کیا۔ امن کی
اس سے بہتر مثال پورے کائنات میں موجود نہیں کہ
آپ ص نے مہاجرین اور انصار کو اس طرح کر دیا
کہ وہ لوگ ایک دوسرے پر جان نثار نہ رہے
تھے اور ایک دوسرے کو بھائی کہتے تھے۔ کیونکہ

”انما المؤمنون اخوة“

بے شک مومنین آپ میں بھائی بھائی ہیں
آپ ص نے اہل مدینہ کے ساتھ مل کر ایک
امن معاہدہ کیا جس کو تاریخ میں شافعی مدینہ
سے یاد کرتی ہے۔ یہ معاہدہ بھی حقیقتاً امن

کاہن معاہدہ تھا۔ جب مدینہ میں امن و امان قائم
 ہو گیا تو آپ نے ایک اور صلح کی تاریخ اسلام
 اس صلح کو "صلح حدیبیہ" کے نام سے یاد کرتی ہے۔
 اس صلح میں آپ نے وہ تمام کمزور شرطیں قبول
 کیں جن سے کوئی معاہدہ جنگ سے بچ سکتا ہے۔
 کیونکہ

"الدین النصیب"

دین خیر خواہی کا نام ہے۔
 والصلح خیر
 اور صلح میں خیر ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ نے سب لوگوں
 کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ وہ لوگوں جنہوں
 نے آپ کا جینا دیکھ کر دیا تھا وہ اس انتظار
 میں تھے کہ محمد ہم سے کس طرح بدلہ لیں گے اور
 وہ لوگ چھپ رہے تھے مگر سرور کائنات نے
 فوج پورنی سے کہا کہ جو آگے تک سر دوڑنا شروع
 ہو جائے اسے کچھ نہیں کہنا، بچوں کو کچھ نہیں کہنا،
 عورتوں کو کچھ نہیں کہنا، بوڑھوں کو کچھ نہیں کہنا۔ جو
 حرم یا ک میں آجائے اس کو کچھ نہیں کہنا۔ جو
 اپنے گھر کا دروازہ بند کرے اس کو کچھ نہیں کہنا
 کس صحابی نے کہا کہ پھر کسے کچھ کہنا ہے؟
 یہ دنیا کی وہ واحد پاوری تھی جس کے زیر سایہ
 کم سے کم خون بہا۔ اس بات سے اندازہ لگایا جا
 سکتا ہے کہ اسلام اس کا دین ہے۔

divide into subheadings.....

خطبہ حجۃ الوداع میں امن کا پیغام :-

۱۵ ہجری کو رسول کریم نے اعلانات کروائے کہ تمام لوگ مکہ مکرمہ پہنچو۔ سارے لوگ آئے تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ ۹ ذوالحجہ کو میدانِ مسرات میں موجود تھے بنی مکرم نے ایک خطبہ دیا کہ کیا جانا ہے کہ اس خطبے کے چار ماہ بعد بنی کریم اس دنیا سے رحلت فرمائیں

رسول کریم اپنی اونٹنی پر سوار تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جہالت کی تمام رسول میرے قوموں کے پیچھے ہیں۔ جہالت کے تمام خون معاف ہیں اور سب سے پہلا پہلے میں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں جس کو بنو سعد کے پاس دورھ پہنچے ہوئے قتل کر دیا گیا تھا۔ جہالت کے سارے سوار ~~مکلف اور میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا خون معاف کرتا ہوں۔~~ بنی کریم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں میں بھی امن و سلامتی اور خیر خواہی کی تبلیغ کی۔

امن و سلامتی اور دفاع کے لیے جنگیں :-

بنی کریم نے اپنی زندگی مبارک میں جنگیں بھی ~~اور امن و سلامتی کے لیے شرطیں اور~~ ان جنگوں میں ~~صرف اور صرف~~ اپنا دفاع مقصود تھا۔ دفاعی پالیسی کو اختیار کیا گیا۔

منگھری وارط کے مطابق نبی کریم نے
اپنی زندگی مبارک میں 82 کے قریب جنگیں
لڑی ہیں اور جنگوں میں صرف 1058 جانیں ضائع
ہوئی ہیں۔ یہ انسانی تاریخ کا سب سے بڑا انقلاب
تھا کہ اتنی کم جانوں کے ضائع ہونے سے وقوع پذیر
ہوا۔

اہل قتال جن پر تلوار اٹھانا ضروری تھا ان پر
بھی دست درازی کا غیر محدود حق **لام** نے مجاہدین
کو نہیں دیا۔ بلکہ اس کی کچھ حدود و قیود کو بھی مد نظر
رکھا ہے۔

جنگوں میں بھی آپ صحت سے تجاوز سے منع
فرمایا ہے۔ فتح مکہ ایک اہم مثال ہے کہ کسی شہر
پر قبضہ ہو رہا ہے لیکن مکہ مکرمہ پر اور صرف
اتنے بڑے شہر کے اس کے کچھ نہیں کہا گیا۔ البتہ
13 لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور بعض کسی اور
نقصان کے یہ شہر فتح ہو گیا۔ جدید دور کے انقلاب
لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے

add more arguments.

ہیں۔ a 20 marks answer should have around 15 arguments.....

حاصل کلام :-

نبی کریم کی نبوت سے پہلی زندگی اور نبوت
سے بعد والی زندگی تمام انسانیت کے لیے نمونہ
ہے۔ آپ اللہ کے آخری نبی ہونے کے ساتھ ساتھ
بہترین امن ہونے کے بھی حقدار ہیں۔ اس لیے اسلام امن ہے
خدا امن ہے اور جنت امن کا شہر ہے۔